الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **Jamal**
Address : **Islamabad**
Subject : **TALAQ**
Writer : سیف اللہ

Serial No : **16632**
Date : **8/14/2012**
Contact No:
Email :

Aslam o Alikum

Agar koi shakhas apni bivi say aik baar darna kay liye kahay kay " mein aap ko talaq day raha hoan apni maa ko maamla kay lie bulva lain". " Mein dey raha hoan say maqsad [is ka iraada rakhta hoan] or darana maqsood ho to kiya talaq mani jaye gi.

Phir yahi shakhas thori dair baad mehfil mein bethay aik or shakhas say ghusay mein kahay mein kahay "mein waisay bhi isay talaq day raha hoan [irada rakhta hoan] "mein dey raha hoan" or " mein dey raha hoan isay talaq" magar apni bivi ka naa to naam lay or naa hi yeh kahay kay apni bivi ko. To is soorat mein kiya hukam hai. Yeh zahan mein rakhiye kay "raaha hoan" ko wahaan mojod wo shakhaas or tammaam afraad uskay mustaqbil kay iraada hi samajhtay hain or dono ki sulah karva detay hain.

اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے ایک بار اسے ڈرانے کیلئے کہے کہ "میں آپکو طلاق دے رہا ہوں" اپنی ماں کو معاملے کیلئے بلوالیں" میں دے رہا ہوں سے مقصد (اس کا ارادہ رکھتا ہوں) اور ڈرانا مقصود ہو تو کیا طلاق مانی جائیگی؟ پھر یہی شخص تھوڑی دیر بعد محفل میں بیٹھے ایک اور شخص سے غصے میں کہے "میں ویسے بھی اسے طلاق دے رہا ہوں (ارادہ رکھتا ہوں) "میں دے رہا ہوں اور میں دے رہا ہوں اسے طلاق" مگر اپنی بیوی کا نہ تو نام لیا اور نہ ہی یہ کہا کہ اپنی بیوی کو۔ تو اس صورت میں کیا حکم ہے؟ یہ ذہن میں رکھیے کہ "رہا ہوں" کو وہاں موجود وہ شخص اور تمام افراد مستقبل کا ارادہ ہی سمجھتے ہیں اور دونوں کی صلح کروا دیتے ہیں۔

الجواب حامداً ومصلیاً

مفتی غیب نہیں جانتا وہ سوال کے مطابق جواب دینے کا پابند ہے اور سوال کے سچ یا جھوٹ ہونے کی اصل ذمہ داری سائل پر عائد ہوتی ہے، اس مختصر تمہید کے بعد واضح ہو کہ اگر خط کشیدہ الفاظ سے واقعۃً شخص مذکور کا ارادہ محض بیوی کو ڈرانا ہو فی الحال طلاق دینا نہ ہو تو اس طرح بولنے سے اس کی بیوی پر کوئی طلاق واقع نہیں ہوئی البتہ آئندہ کیلئے اس قسم کے الفاظ بولنے سے احتراز کرے اور اگر سائل ان الفاظ سے بولتے وقت کچھ بھی نیت وارادہ نہ ہو بلکہ غصہ میں اور بغیر سوچے سمجھے بول دیئے ہوں تو اس سے اسکی بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو حرمتِ مغلظہ ثابت ہو چکی ہے۔ اسلئے اسکو اپنی قبر وحشر اور آخرت کو سامنے رکھ کر خود سے فیصلہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

وفی الھندیہ: قالت لزوجھا "من باتو نمی باشم" فقال الزوج "مباش" فقالت طلاق بدست تو ست۔

(جاری ہے)۔

ہمرا طلاق کن فقال الزوج طلاق میکنم، طلاق میکنم وکرہ ثلاثا طلقت ثلاثا بخلاف قولہ "کنم" لأنہ استقبال فلم یکن تحقیقا بالتشکیك وفی المحیط: لو قال بالعربیۃ أطلق لایکون طلاقا الا اذا غلب استعمالہ للحال فیکون طلاقا۔ (۳/۳۸۴) ۔ واللہ اعلم بالصواب

سیف اللہ عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی نمبر ۱۶
۴ جمادی الثانی ۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
بندہ نادر جان عفا اللہ عنہ
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۵-۵-۱۴۳۴ھ

الجواب صحیح
سیف الرحمن
دار الافتاء جامعہ بنوریہ کراچی
۵ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

نائب رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

الجواب صحیح
عبداللہ شوکت
دار الافتاء جامعہ بنوریہ
۶ جمادی الثانیہ ۱۴۳۴ھ

رئیس
دار الافتاء جامعہ بنوریہ العالمیہ

دار الافتاء
۱۶۶۳۲
۱۷-۶-۳۴ھ
جامعہ بنوریہ العالمیہ سائٹ کراچی

28/4/13